

کسانوں کو زمیانات کی فراہمی

آندھرا پردیش

جاری کردہ : ناظم اطلاعات و تعلقات عامہ
آندھرا پردیش - حیدرآباد

کسانوں کو زیرِ مینات کی فراہمی

آئندہ ہر پیر و جمعہ مسیحا کھیتی باڑی کرنے والا کسان اپنا مقام حاصل کر رہا ہے۔ وہ
غناور اس امر کو امکان بنا رہے ہیں ان میں سے ایک، تو رہا استثنیٰ حکومت کا وہ عمیق تعلق خاصا طر
ہے جو وہ کمزور طبقات کی فلاح و بہبود کے لئے رکھتے ہیں اور دوسرا عنصر وہ شہرت و
عجلت ہے جو تجدید اور ان کی کام سے تکمیل کے سلسلے میں برقی بجایا جا رہے۔ چنانچہ اس
سلسلے میں جو نتائج برآمد ہو رہے ہیں ورنج ذیل ہیں۔

جلد بیہ قانون اصلاحات اراضی کی عملی اور ترقی سے متعلق اعلیٰ سطح پر کی نشست سے ایک
تفصیلی رپورٹ کے اندر ۴۴، ۴۵، ۴۶ لاکھ اقرارناموں کی جانچ مکمل کر لی گئی۔

7. ڈیپلومیٹس کی جانب سے ۱۹۷۱ء فیصلہ اقرارناموں کی یکسوئی عمل میں لائی گئی۔

فنا قس قرار دیتے ہوئے یہ قسے کا کہہ فیصلہ سنوہ تحویل میں لے لیا گیا۔

تخلیل میں لی ہوئی اراضیات (۲۵۳۶۲۲ ایکڑ) میں سے ۹۰ فیصد کو (۱۶۸۹۲) بے زمین غریبوں کے حوالے کیا گیا۔ جن کی غالب تعداد وریج فہرست اقوام، وریج فہرست قبائل اور پسماندہ طبقات سے تعلق رکھتی ہے۔

باقی ماہرہ فاضل اراضی (سیف) بم ۱۰۰، ایکڑ بھی قبائلی تفرعات کی یکسوئی کے بعد حاصل کی جا کر بے زرینا غریبوں میں تقسیم کر دی جائے گی۔

اسیاضیات پرانے والے ۶۶ لاکھ لوگوں کی اگر تہ مرہ بندی کی جائے تو معلوم ہو گا کہ ان میں ۳۰۳۰۰۰۰۰ ورنج فہرست اقوام والے ۲۷۲۰۰۰۰۰ ورنج فہرست قبائلی والے ۱۰۰۶۰۰۰۰۰ سپہ سالار و بلتقات والے ۵۵۰۰۰۰۰۰ اور دوسرے لوگ ہیں۔

انگراں کی حقیقت کو پیش نظر رکھا جائے کہ یہ بات صرف ۱۹۰۷ء کی ہے جبکہ مرکزی اصطلاحات

جھٹی کی جانب سے فراہم کردہ رہنما خطوط کی مطابقت میں ایک ترقی پسندانہ نوعیت قانون وضع کیا جا کر اس کی عمل آوری کا کام شروع کیا گیا تو مذکورہ بالا کارنامے کو معمولی کارنامہ نہیں کہا جاسکتا۔ اراضیات کی مکرر تقسیم کا کام ایک ناگزیر اور ضروری امر بن گیا ہے اس لئے کہ اراضی مقبوضوں کی عدم مساوات اور نابرابری کے باعث پیداوار کی رفتار میں رکاوٹیں درپیش آ رہی تھیں۔

ریاستی حکومت نے اپنے فلاحی مقصد کی تکمیل اور حصول کے لئے ایک زرعی قوانین وضع کئے۔ چیف منسٹر ڈاکٹر ایم پھاریا نے اپنے اقتدار پر آنے کے بعد اپنا پہلی نشری تقریر میں اصلاحات ارضی کی پر اثر عمل آوری کے لئے جو وعدے کئے تھے ان کی تکمیل کے لئے ایک موثر لائحہ عمل تیار کیا۔

حکومت کی جانب سے فاضل اراضیات پانچواں مے مالکین اور شیعہ رلڈ کاسٹس شیعہ رلڈ ٹرانس اور ایک وڈ کاسٹس مابین تقابلی طور پر حوالہ کے توسط سے مفت امداد اور قرضے فراہم کئے جاتے ہیں اور حقیقی بارڈر کے لئے ضروری امور اور اجرائی ضروریات پابجائی میں بحال دیا جاتا ہے۔

ایک عاقلانہ پروگرام کے تحت بے زمین غریبوں کو ۱۹۶۶-۶۷ لاکھ ایکڑ رقبے کے مساوی سرکاری اراضیات تفویض کا گواہی جن میں سے ۸۱ لاکھ ایکڑ رقبے پر مشتمل اراضیات درجہ اولیٰ اراضیات، درجہ اولیٰ اراضیات، درجہ اولیٰ اراضیات سے تعلق رکھنے والے اشخاص کے حصے میں آئیں۔

ریاست میں پنجم مئی ۱۹۶۱ء سے ۱۵ مئی ۱۹۶۱ء تک زمینیات کے قبضوں کی وائی کا پندرہ واڑہ منایا گیا تا کہ اراضیات پانے والوں کو ان کی اراضیات کے حقیقی قبضے والے جائیں اس پندرہ واڑہ کے دوران دیہاتوں میں زمینیات پانے والے ۳۸۴۱ افراد کو ۱۳۲۲۶۶ ایکڑ اراضیات کے حقیقی قبضے والے کئے زمینیات پانے والوں کا اکثریت جو کمزور طبقات سے

متعلق ہے اور مالی اعتبار سے مستحکم نہیں ہے اس لئے حکومت نے انہیں پیسے بنیاد پر مالٹا ادا فرام کرنے کا تصفیہ کیا ہے۔

تجزید اراضی

آندھرا پردیش قانون صحرانوردی مقبوضہ جات ۱۹۶۱ء میں وضع کیا گیا تھا لیکن اس پر عمل آورے کے لئے رفتار تیز نہیں رہی اور ۱۹۷۲ء میں اسے معطل کر دیا گیا۔ آندھرا پردیش کی ریاستی مجلس مقننہ نے مرکزی اصلاحات اراضی کی سفارشات پر مبنی حکومت ہند کی جانب سے فراہم کردہ رہنما خطوط کی اساس پر نظر ثانی کردہ قانون وضع کیا جو زرعی مقبوضوں کی حد بندی کا ایک ترقی پسندانہ قانون ہے۔ یہ قانون یعنی آندھرا پردیش قانون اصلاحات اراضی زرعی مقبوضوں پر تجزیہ بابت ۱۹۷۳ء دستور ہند کے ۹ ویں شیڈول میں شامل ہے اور یکم جنوری ۱۹۷۷ء سے نافذ العمل قرار دیا گیا ہے۔

(۱) قانون کے اہم حدود و محال

(الف) قانون دفعہ ۳ (ا) کے تحت ”شخص“ کی تعریف میں ایک فرد ایک خاندانی اکائی، ایک متولی، ایک کمپنی، ایک فرم، ایک سوسائٹی، یا افراد کی انجمن، چاہے وہ کارپوریٹیشن کی شکل میں ہو یا نہ ہو شامل ہیں۔

(ب) قانون کی دفعہ ۳ (ایف) کے تحت ”خاندانی اکائی“ سے فرد مع زوجہ یا بغیر زوجہ اس کے کمپنی بیٹے اور غیر شاوی شدہ کمپنی بیٹیاں یا اگر فرد اور اس کی زوجہ دونوں متوفی ہوں تو ان کے کمپنی بیٹے اور غیر شاوی شدہ کمپنی بیٹیاں مراد ہیں۔

(ج) حد بندی کا رقبہ۔ ایک خاندانی اکائی جو پانچ سے زیادہ اراکین پر مشتمل نہ ہو، ایک میاری مقبوضے کی مستحق ہے۔ اگر کسی خاندانی اکائی کے اراکین پانچ سے زیادہ ہیں تو پانچ کا تعداد سے

متجاوز ہر رکن معیاری مقبوضے کے حق کا مقدار ہے لیکن مجموعی مقدار زیادہ سے زیادہ
۲ معیاری مقبوضوں تک مشروط ہے۔

سلسلہ میں وضع کئے ہوئے قانون کے مطابق خاندانی مقبوضے کے تعین کے سلسلے میں ایک
ہندو خاندان کے ہر بالغ بیٹے کو ایک خاندانی مقبوضے کا مستحق قرار دیا گیا تھا۔
مسلمانوں اور عیسائیوں کے "پرسنل" میں چونکہ محدود شریعی جملہ میں بیٹوں کو حصہ داری
کی اجازت نہیں ہے اس لئے ان فرقوں سے تعلق رکھنے والے بالغ بیٹے ایک علیحدہ خاندانی مقبوضے
کے مقدار نہیں پاتے تھے۔

اس امتیاز اور تفریق کو سلسلہ کے دوسرے قانون کے ذریعے مٹا دیا گیا جو بالفاظ
مذہب خاندان کے ہر بالغ بیٹے کو ایک خاندانی مقبوضے کا مستحق قرار دیتا ہے۔

(د) معیاری مقبوضہ زمین کی نوعیت کے لحاظ سے معیاری مقبوضے کا تعین کیا گیا ہے
دو فصلوں والی تری زمین کے لئے متعلقہ رقبہ اراضی کی نوعیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے معیاری
مقبوضے کا تعین ۱۰ تا ۱۲ ایکڑ کیا جاتا ہے۔ دو فصل کے سوا دوسری تری زمینات کے لئے
معیاری مقبوضے کا حد ۱۵ تا ۲۰ ایکڑ ہے اور خشکی کے اراضی کے لئے یہ حد ۲۵ تا ۵۰ ایکڑ
ہے۔ زمین کے محل وقوع آبپاشی وسائل بھیمے درجہ چارم سے وسائل اور خانگی ٹیوب ویس
کی بناء پر زمین کی نوعیت اور خشک سالی سے متاثرہ عورتوں کے علاقوں میں واقع اراضیات کو ملحوظ
رکھتے ہوئے معیاری مقبوضے مذکورہ بالا حدود میں ۱۲ تا ۲۵ فیصد اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

(ک) کافی ریٹھ جائے وغیرہ کے باغات

کافی ریٹھ، جائے یا کو کو کے باغات کی زمینوں کو آئندہ سرپریش قانون اصلاحات
ارضی (زرعی مقبوضوں پر تحدید) بابت سلسلہ کے دفعات کے اطلاق سے مستثنیٰ
قرار دیا گیا ہے۔

(۵) معاوضہ - حاصل کی جائیوالی اراضیات کے معاوضے کے طور پر رقومات کی ادائیگی کی شرحیں درج ذیل ہیں۔

(۱) اگر زمیندار بر قابل ادائیگی جملہ محصول اراضی کی رقم ۵۰ روپے سے زیادہ نہیں ہے تو زر محصول کی ۱۰ گنت رقم۔

(۲) اگر جملہ محصول اراضی ۵۰ روپے سے زیادہ لیکن ۱۵۰ روپے سے کم ہو رہا ہے تو زر محصول کی ۵ گنت رقم مگر کم سے کم ۵۰۰ روپے۔

(۳) اگر قابل ادائیگی جملہ محصول اراضی ۱۵۰ روپے سے زیادہ لیکن ۵۰۰ روپے سے کم ہو رہا ہے تو زر محصول کی ۱۰ گنت رقم مگر کم سے کم ۵۰۰ روپے۔

(۴) اگر قابل ادائیگی جملہ محصول اراضی ۵۰۰ روپے سے زیادہ ہو رہا ہے تو زر محصول کی ۱۰ گنت رقم لیکن کم سے کم ۵۰۰ روپے اور زیادہ سے زیادہ ایک لاکھ روپے۔

(۱) اطلاق قرار نامے

۱۰ ایکڑ تری یا ۲۵ ایکڑ خشکی سے زائد اراضی ہے تو انہیں معائنہ تاریخ سے ایک ماہ کے اندر یا توسیع شدہ مدت کے اندر مقبوضوں سے متعلق اطلاق قرار نامے داخل کرنے چاہئیں۔

حکومت کی جانب سے اثرا ناموں کے ادخال کی مدت میں ۱۱ اپریل ۱۹۷۷ء تک توسیع کی گئی تھی چنانچہ وصول شدہ اقرار ناموں کی تعداد ۱۶ لاکھ تھی۔

(۲) عمل آوری

(الف) اقرار ناموں کی تصدیق - نائب تحصیلداروں کے درجے کے ۳۱۱، ماگڈاری عہدیداروں کو ضروری تربیت دیکر اقرار ناموں کی تصدیق کے کام پر لگایا گیا جنہوں نے جون ۱۹۷۷ء کے ختم پر یہ کام مکمل کر لیا۔ ۱۲۳ نائب تحصیلداروں کا روائیوں میں مصروف فاضل اراضیات کے تعین کے

بعد و عمل لائی جانی ہیں۔

(ب) اقرارناموں سے متعلق تحقیقات۔ اقرارناموں کی تحقیقات اور فاضل اراضیات کے تعین کی خاطر جلد ۹۸، ابتدائی ٹریبیونلس قائم کی گئیں جن کے صدر ورڈن ٹی کلکٹر سے درجہ ہدایت تھے صدر کی مدد کے لئے ماتحتی کا عملہ فراہم کیا گیا۔ ان ٹریبیونلوں میں سے ۱۹، اب بھی کام کر رہی ہیں جبکہ دوسروں کو کام کی تکمیل کے بعد برخاست کر دیا گیا اور باقی ماندہ وقت ساری کارروائیاں ریونیو ڈویژنل افسران کے سپرد کر دی گئیں۔

(ج) مرافعہ ٹریبیونلس۔ ابتدائی ٹریبیونلوں کے احکامات سے نامزدگی کی صورت میں حکومت یا فریق کی جانب سے مرافعوں کے احوال کے لئے مرافعہ ٹریبیونلس کا قیام عمل میں لایا گیا جس میں ٹریسٹل احکامات سے ۳۰ دن کی مدت کے اندر مرافعہ جات داخل کرنی کی اجازت رکھی گئی۔ اکتوبر ۱۹۷۵ء میں ۲۱ جزوقتی مرافعہ ٹریبیونلوں کا قیام عمل میں لایا گیا تھا جن کے صدر نشین ڈسٹرکٹ جج یا ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج اور اراکین متعلقہ کلکٹر وک پی اے۔ مقرر کئے گئے تھے تاکہ داخل شدہ تمام مرافعوں کی یکسوئی ہو سکے۔ لیکن بعد میں محسوس ہوا کہ ان انتظامات سے مرافعوں کی یکسوئی میں کافی تاخیر ہوگی۔ اس لئے مرحلہ وار طور پر ۲۱ ہبہ وقتی ٹریبیونلوں کا قیام عمل میں لایا گیا جن کے صدر نشین ڈسٹرکٹ جج / ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج اور اراکین اسپیشل گریڈ ڈپٹی کلکٹر سے درجہ کے ریونیو افسران مقرر کئے گئے۔

مرافعوں سے متعلق کام کی مقدار میں تذبذب کی واقعی ہوئی تو ہبہ وقتی مرافعہ ٹریبیونلوں کو ختم کر کے ان کی جگہ پر جزوقتی ٹریبیونلس تشکیل دی گئیں اور بعض ضلعوں میں جہاں کام کی زیادتی محسوس ہوئی زائد مرافعہ ٹریبیونلس قائم کی گئیں۔ فی الوقت ۱۱ ہبہ وقتی اور ۵ جزوقتی ٹریبیونلس کام کر رہی ہیں۔ حکومت نے ۳۱ مئی ۱۹۷۸ء سے مرافعہ ٹریبیونلس میں سے ناگزاری کے عہدیدار اراکین کو واپس لے لیا ہے اور اب مرافعہ ٹریبیونلس ڈسٹرکٹ جج کے درجے سے عدالتی عہدیدار کے تحت کام کر رہی ہیں جو ان کا تہہ سارکن ہے۔

فائل اراضیات کے تھیں سے متعلق مقدمات کے سلسلے میں حکومت کی جانب سے ۱۹۹۴ء میں داخل کئے گئے جبکہ فریقین نے ۲۹۔۲۴ مارچ ۱۹۹۴ء میں داخل کئے اس طرح۔
مرافعوں پر دیے ہوئے فیصلوں کے سلسلے میں حکومت نے ہائی کورٹ / مراحمہ ٹریبیونل میں نظر ثانی کی ۲۹۔۲۴ مارچ ۱۹۹۴ء میں داخل کی جبکہ فریقین کی جانب سے داخل کردہ نظر ثانی درخواستوں کی تعداد ۱۹۹۴ء ۶ تھی۔

(۳) کارگزاری

اقرار ناموں اور وصول شدہ تنقیمی رپورٹوں کی تعداد ۳۰ سیکٹر ۱۹۷۹ء کو ۲۲۲۹ م
تحتی جن میں سے ٹریبیونل سس کی جانب سے ۱۹۷۹ م ۳۸ کو مقررہ حد سے کم اور ۲۲۹۷ کو فاضل
قرار دیا گیا۔ اس طرح کل ۹۲ ۱۹۷۹ م مقدمات کا ٹریبیونلوں نے تصفیہ کر دیا اور اب صرف
۶۳ کی قلمبیل تعداد میں مقدمات پر دوبارہ کارروائی کی ضرورت کی گئی۔ اور ۵۶ ۱۹۷۹ م مقدمات
مراقبہ ٹریبیونلوں نے مکرر غور اور یکسوئی کے لئے ابتدائی ٹریبیونلوں کو واپس کئے جن میں سے اب
تک ۹۵۸۱ کو مقررہ حد سے کم اور ۷۹۷ کو فاضل قرار دیا گیا ہے۔ اس طرح ۳۰ سیکٹر ۱۹۷۹ء
کو موجودہ موقف کے لحاظ سے تصفیہ طلب مقدمات کی تعداد صرف ۲۰۰ م ہے۔

ٹریبیونلس کے فیصلوں کے مطابق ریاست میں تری اراضیات کا ۱۰۶۶ ایکڑ رقبہ
اور خشکی اراضیات کا ۲۹۶۲۰ ایکڑ رقبہ فاضل برآمد ہوا جن میں سے ۵۱۰ ایکڑ تری
ارضیات اور ۹۸۰۶۰ ایکڑ خشکی اراضیات یعنی کل فاضل رقبہ کا تقریباً ۵۶ فیصد
رقبہ مراعات اور نظر بنانی جیسی قانونی کارروائیوں کے تحت ہے۔ اس طرح قبضوں کے حصول
اور مزید اقدام کے لئے حکومت رقبہ کی مقدار ۹۱۰۲۹ ایکڑ تری اور ۳۰۴۳۰۶ ایکڑ
خشکی پر ہے۔ اس مقدار میں سے ۵۱۰ ایکڑ تری اور ۳۰۴۳۰۶ ایکڑ اراضیات کا قبضہ
حاصل کر لیا گیا جس کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

حاصل کیا ہوا رقبہ

مصلح کا نام

تہری (ایکڑوں میں) خشکی

۱

۳۵۸۱	۱-۵۱	(۱) سری کا کلم
۶۵۵۱	۳۹۰	(۲) وٹا کھا پٹنم
۷۲۰۰	۸۷۲	(۳) مشرقی گودا وادی
۲۰۸۲	۱۲۳۳	(۴) مغربی گودا وادی
۵۶۳۴	۹۴۷	(۵) کرستنا
۲۳۶۱	۱۲۱۳	(۶) گنٹور
۱۹۲۶	۱۳۸۵	(۷) پیرکاشم
۲۷۲۳	۲۲۱۷	(۸) نیلور
۲۷۷۱۲	۲۵۶۷	(۹) کمرل
۸۵۰۸	۶۲۷	(۱۰) کڑپہ
۳۳۱۲۳	۳۸۰۷	(۱۱) انت پور
۶۰۹۳	۲۲۵	(۱۲) چیتور
۳۳۲۹۱	۱۵۷	(۱۳) ننگا ریڈی
۲۳۲۲۵	—	(۱۴) میدک
۱۵۲۵۷	۲۰۳۵	(۱۵) ننگنڈہ
۱۲۶۲۱	۹۶	(۱۶) وزنگل
۷۱۵۶	۳۲۱	(۱۷) کمر پور
۲۳۹۰۵	۲۸۰۵	(۱۸) محبوب نگر

ضلع کا نام

حاصل کیا ہوا رقبہ خشکی
تری

۱۸۹۶۵ ۱۸۹۶۵
۱۱۲۸۲ ۱۱۲۸۲
۳۳۲۱۲ ۳۳۲۱۲
۰۳۷۶۶ ۵۹۴

(۱۹) نظام آباد
(۲۰) کھمبہ
(۲۱) عاٹ آباد
(۲۲) وزیرانگرم

اراضیات کی تفویض

تحويل میں لئے ہوئے رقبے میں سے ۱۸۹۶۵ ایکڑ تری اراضیات اور ۳۳۵۱۸
ایکڑ خشکی اراضیات زرعی مقاصد کے لئے اور ۱۸۹۶۵ ایکڑ تری اراضیات اور ۸۱۸۱۸ ایکڑ خشکی
اراضیات رہائشی جگہوں کے لئے مستحقین کو تفویض کی گئیں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

تفویض کردہ رقبہ
(ایکڑوں میں)

مستفید ہونیوالوں کی تعداد

۱۱۹۷۲۱

۸۳۰۱۲

درج فہرست اقوام

۲۵۶۳۷

۲۷۲۷۷

درج فہرست قبائل

۶۹۲۱۵

۲۸۰۰۶

پسماندہ طبقات

۱۲۷۰۶

۱۱۵۵۴

دوسرے

۲۲۹۲۷۹

۱۶۸۹۲۱

(علاوہ ازیں محکمہ جنگلات کے ۱۸۹۶۵ ایکڑ)

نافضل قرار دیئے ہوئے رقبے کا ۷۵ فیصد حاصل کیا جا کر اس کے ۹۰ فیصد کی تفویض عمل میں لائی
گئی جس کی ضلع واری تفصیل درج ذیل ہے۔

ضلع کا نام زرعی مقاصد کیلئے رہائشی جگہوں کیلئے

۱	۲	۳	۴	۵
تری	تری	تری	تری	تری
(ایکڑوں میں)	(ایکڑوں میں)	(ایکڑوں میں)	(ایکڑوں میں)	(ایکڑوں میں)
(۱) سری کا کلم	۱۶۹	۳۴۶۷	—	۲۲
(۲) ویشا کھاپٹم	۳۳۰	۵۳۲۳	—	۱۴
(۳) مشرقی گوداوری	۵۰۱	۲۹۳۵	۲۰	۲۰
(۴) مغربی گوداوری	۱۵۱	۳۲۰۷	۱۹	۵۹
(۵) کورشتنا	۷۹۶	۳۷۳۹	۸	۲۶
(۶) کونڈا	۹۹۶	۱۵۷۱	—	۱۵
(۷) بیرکاشم	۱۹۰۶	۷۱۷۶	—	۳۳
(۸) نیلور	۲۲۹۲	۲۹۵۲۸	۲۳	۲۲۸
(۹) کرنول	۲۲۲۶	۲۶۵۱۷	—	—
(۱۰) کڑپہ	۶۲۷	۷۹۲۶	—	۱
(۱۱) انت پور	۳۰۲۵	۲۸۱۲۷	—	۳۲
(۱۲) چنور	۲۱۷	۲۵۰۳	۱	۸
(۱۳) رنگاریڈی	۱۱۹	۱۵۷۳۰	—	۱۶
(۱۴) سیدک	—	۱۶۱۳۸	—	۱۸
(۱۵) نلگنڈہ	۲۲۹	۵۰۹۱	—	۲
(۱۶) ورنگل	۸۹	۲۹۶۲	—	۲۲

۵	۴	۳	۲	۱
۰ ۸	---	۲۶۰۷	۱ ۴۱	(۱۷) کریمنگر
۳ ۰	---	۲ ۳ ۲۲۰	۱ ۷ ۹۲	(۱۸) محبوبنگر
۰ ۳	---	۹۶۲	۲ ۳۰	(۱۹) نظام آباد
۳ ۹	---	۶ ۲۱ ۷	---	(۲۰) کھنم
۰ ۵	---	۲ ۵ ۱۸۳	---	(۲۱) علول آباد
---	---	۳ ۳ ۹۱	۲ ۸ ۲	(۲۲) وزیرانگرم

سابق مالکن کو ادائیگی جانیوالی رقم ۲۔ قانون کے تحت فراہم کردہ گنجائش کی اساس پر سابق مالکن اراضیات کو بطور معاوضہ ۱۸۶۲۵ کمر وڈ روپیوں کی ادائیگی حکومت کی نگرانی میں ہوگی۔ حالانکہ قانون میں معاوضہ تمسکات یا نقد دونوں صورتوں میں ادا کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ لیکن حکومت نے یہ طے کیا ہے کہ پورے کابینہ معاوضہ نقد کی شکل ہی میں ادا کیا جائے گا۔ جو اراضیات ۳۱ مارچ ۱۹۷۹ء تک حاصل کی گئی ہیں ان کے معاوضے کے ضمن میں اب تک ۱۶۵۸۸۸ کمر وڈ روپیے ادا کئے گئے ہیں۔

اصلاحات لگانداری

علاقہ تلنگانہ میں تقریباً ۹۶۰۰۰ لگانداروں کو ملکیتی صداقت ناموں کی اجرائی اور ان میں سے تقریباً ۹۰۰۰۰ کو ۶۶ لاکھ ایکڑ رقبے پر مشتمل اراضیات کے قبضوں کی حوالگی اور علاقہ آندھرا میں موزروں و مناسب شرح لگان کا تعین اور بیہ خلیوں کے خلاف تحفظ کی فراہمی جیسے اہم اور نمایاں اقدامات ریاست میں اصلاحات لگانداری کے سلسلے میں روئے گئے۔ اب جو کوششیں جاری ہیں ان کا مقصد یہ ہے کہ لگانداروں کو مناسب شرح لگان کے ساتھ تحفظ فراہم کیا جائے۔ اس امر کی کھلم کھلتی پیداکی جائے ”بے نامی“ منتقلیاں عمل میں نہ آئیں اور موافقات میں زبانی لگانداروں کے کھوج کے کام میں عوامی نمائندوں کی شراکت و تعاون کو حاصل کیا جائے۔ محفوظ لگانداروں کو اراضیات کا حقیقی قبضہ لانے کے لئے موزوں قانون سازی عمل میں لانے کے سلسلے میں بھی حکومت سرگرمی کے ساتھ غور کر رہی ہے

علاقہ تلنگانہ

ریاست آندھرا پردیش کے علاقہ تلنگانہ میں اصلاحات لگانداری ۱۹۵۰ء سے زیر عمل آوری ہیں۔ چنانچہ اس وقت سے قانون کی دفعہ ۳۸ (ای) کے تحت ۹۵۶۷۳ محفوظ لگانداروں کو مالکانہ حقوق دلائے گئے ہیں اور ان محفوظ لگانداروں میں سے ۹۰۴۹۹ کو ۶۹ لاکھ ایکڑ رقبے پر مشتمل اراضیات کا حقیقی قابض بنا دیا گیا ہے۔ ہائی کورٹ نے اپریل ۱۹۷۱ء میں یہ فیصلہ دیا کہ محفوظ لگاندار کو حقیقی قبضہ دلائے بغیر صداقت نامہ ملکیت کی اجرائی غیر قانونی ہے۔ اس سے پہلے احکامات اجراء کئے

کہے کہ پہلے لگاندار کو مکمل طور پر قبضہ دلایا جائے اور پھر اس کے بعد ہی اسے مالک قرار دے کر صداقت نامہ ملکیت اجراء کیا جائے۔ ہائی کورٹ کے مذکورہ بالا فیصلے کے مطابق میں اور قطری انصاف رسائی کے جذبے کے تحت پہلے نوٹس کی اجرائی اور پھر لگاندار کو قابض بنانے اور صداقت نامہ اجراء کرنے کی کارروائیاں شروع کر دی گئی ہیں تاکہ قانونی تقاضوں کی مکمل طور پر تکمیل اور تعمیل ہو جائے اور آئندہ کوئی کمی اور کوتاہی باقی نہ رہے۔

علاقہ اندھرا

ریاست کے علاقہ اندھرا کے لئے وضع کردہ اندھرا پردیش قانون (علاقہ اندھرا) محصول لگاندار بابت ۱۹۵۶ء کا اہم مقصد مناسب لگان کا تعین اور محفوظ لگانداروں کو یقین حاصل کرنے کے خلاف تحفظ فراہم کرنا تھا۔ اس قانون میں لگانداروں کو حقوق ملکیت عطا کرنے کی گنجائش نہیں تھی۔ ۱۹۷۷ء میں ریاستی مقننہ نے ایک مسودہ کی منظوری کے ذریعے ۱۹۵۶ء کے قانون میں ترمیم کر کے ہوئے حسب ذیل گنجائشات فراہم کیں۔

(الف) زمین کے قابض کو واجب ادائیگی لگان کی ضرورتوں میں کمی۔

(ب) لگاندار کے لئے مدت لگاندار کا تحفظ اور چند مخصوص حالات میں زمین دار کی جانب سے زمین حاصل کر لینے کی گنجائش۔

(ج) قابض اراضی کی جانب سے زمین کی فروخت کی صورت میں لگانداروں کے لئے حق شفا (د) لگاندار کی پیر تحسید۔

حالانکہ اس قانون کو صدر جمہوریہ کی منظوری تو ستمبر ۱۹۷۲ء میں حاصل ہو گئی لیکن اسے نفاذ و عمل آوری کے لئے مستتبہ نہیں کیا گیا اس کی وجہ یہ تھی کہ قانون تحدید اراضی کا وقت سے پہلے ہی بے نامی منتقلیوں میں آنے کا اندیشہ تھا۔ اب چونکہ قانون تحدید اراضی کا نفاذ و عمل کم و بیش مکمل ہو چکا ہے۔ اس لئے چیف جسٹس نے اعلان کیا ہے کہ ریاستی

حکومت بے نامی لگانداروں کی کھوج کی خاطر غواچی نمائندوں پر مشتمل کمیٹیوں کی تشکیل کے بارے میں غور کر رہی ہے۔

افنادہ اراضیات کی تفویض

قانون تحریک اراضی کے تحت حاصل کردہ فاضل اراضیات کی تفویض کے علاوہ حکومت سرکاری افتادہ اراضیات بے زمین غریبوں خاص کر وزخ فہرست اقوام، وزخ فہرست قبائل اور پسماندہ طبقات کو حوالے کرنے کی کارروائی شدت و سرعت کے ساتھ عمل میں لارہی ہے۔

مئی ۱۹۷۹ء کے ختم تک ۲۸۲/۲۶۵ ایکڑ اراضیات بے زمین غریبوں کے حوالے کی جا چکی ہیں جن میں ۶۳/۱۳۷ وزخ فہرست اقوام، ۶/۳۷۳ وزخ فہرست قبائل اور ۲۶/۳۳۰ پسماندہ طبقات کے لوگ شامل ہیں۔ ۳۶۲۹۹/۱ ایکڑ اراضی اب بھی موجود ہے۔ اس میں سے ۱۶۵۶/۱۱۸ ایکڑ اراضی پہلے ہی سے مستحق "سیوانی جمعداروں" کے قبضے میں ہے۔ کلکٹروں کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ جلد از جلد بیٹوں کی جسرانی کے ذریعے ان کو قبضوں کو باقاعدہ بنادیا جائے اور جو اراضیات حوالگی کے لئے باقی بچی ہوئی ہیں ان کی حوالگی کی کارروائی بہ عجلت مکمل کر لی جائے یکم نومبر ۱۹۶۹ء سے مئی ۱۹۷۹ء تک ۷۷۱۲ غیر مستحق "سیوانی جمعداروں" کو ۲۵۰/۱۵ ایکڑ اراضیات ہر سے بیدخل کر کے ان اراضیات کو مستحق بے زمین غریبوں کے حوالے کیا گیا۔

۱۔ ایک بے زمین غریب شخص سے مراد ایسا شخص ہے جس کے پاس ۲/۲ ایکڑ تری یا ۵/۱ ایکڑ خشکی کی زمین نہ ہو۔ ہر بے زمین غریب شخص کو زمین کی جو مقدار تفویض کی جا سکتی ہے وہ مذکورہ بالا مقررہ مقدار سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے کمیونٹی پریسکریپٹ اراضیات

جیسے تالابوں کی زمینیں، شہروں اور گاؤں کی جگہیں، آبی راستوں کے پیرمیوک اور معدنیات کی حامل اراضیات وغیرہ کی حوالگی ممنوع قرار دی گئی ہے۔

ایک کریش پر وگراہم کے تحت اراضیات کی تفویض عمل میں لانا جاری ہے لیکن اس سلسلے میں اس طرح کی غواہی تنقید اور شکایات وصول ہوئیں کہ حدود وغیرہ کے تعین کے بعد حوالے کردہ اراضیات قابل لحاظ تعداد میں مستفیدین کے تصرف اور قبضے میں نہیں آئی ہیں۔ اس تنقید کے رد عمل اور جواب میں مستفیدین کو حقیقی قبضے دلانے کے لئے یکم جون ۱۹۷۷ء سے ۱۵ جون ۱۹۷۷ء تک قبضوں کی حوالگی کا پندرہ واڑہ منایا اور۔

زمینيات پانیوالوں کو ان کی زمینيات کے قبضے دلائے گئے۔ اس سلسلے میں پارلیمان مجلس مقننہ اور مجلس قانون ساز کے مقامی اراکین کا عملی تعاون و اشتراک حاصل کر کے مواضعات میں جن لوگوں کو زمینيات تفویض کی گئی تھیں انہیں ان زمینيات کے حقیقی قبضے دلائے گئے۔

چنانچہ پندرہ واڑہ کی مدت کے دوران میں ۶۲۲۶۱۳۲ ایکڑ رقبے پر مشتمل اراضیات کے قبضے ۷۳۸۲۷ افراد کو دلائے گئے اسی طرح ۶۵۹۱۳ افراد کو ۲۱۳ ایکڑ رقبے پر مشتمل رہائشی جگہوں کے قبضے دلائے گئے۔ اس میں جو پیٹے دیئے گئے ہیں ان

میں دوسری شرائط کے مجملہ ایک شرط یہ بھی ہے کہ تفویض کی ہوئی رقم زمین کی فروخت وغیرہ کے ذریعے منتقلی عمل میں نہیں لائی جاسکتی۔ اس کے باوجود منتقلی کا عمل ہوتا رہا جس کو موثر طور پر روکنے کے لئے آئندہ اپرویش (تفویض کردہ اراضیات) مانع منتقلی

قانون بابت ۱۹۷۷ء وضع اور منظور کیا گیا جس کے رو سے فروخت، تحفہ، تبادلہ یا رہن وغیرہ کے ذریعے تفویض کردہ اراضیات کی منتقلی کی ممانعت کر دی گئی اور حکومت کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کسی منتقل شدہ اراضی کو واپس لے کر جس کو پہلے وہ زمین تفویض کی گئی اسے یا اس کے وارث کو دوبارہ دیدے اس قانون میں تعزیری دفعات بھی فراہم کئے گئے ہیں۔

ریاستی حکومت نے قانون تحدید اراضی کے تحت حاصل کی ہوئی فاضل اراضیات پانیوالوں

کی امداد کے لئے ۵۰ کروڑ روپے تخفیفی لاگت کی ایک اسکیم تیار کر کے تجاویز کے ساتھ حکومت ہند کو منظوری اور رقومات کے منظور کیا کے لئے پیش کیا ہے حکومت نے اس اسکیم کی عمل آوری کے لئے اب تک ۶۰ کروڑ روپے اجراء کئے ہیں۔

ریاستی حکومت اس اسکیم کو آندھرا پردیش شیڈولڈ کاسٹس کوآپریٹو فینانس کارپوریشن اور آندھرا پردیش شیڈولڈ ٹرائبس کوآپریٹو فینانس کارپوریشن اور آندھرا پردیش بیک ورڈ کلاسس کوآپریٹو فینانس کارپوریشن کے توسط سے اس شرط کے ساتھ رجسٹرڈ ہے کہ یہ کارپوریشنیں غیر مندرجہ اقوام و قبائل اور پسماندہ طبقات کے افراد کی ضروریات کا بھی احاطہ کریں گے۔

کارپوریشنوں نے مرکزی امداد سے استفادہ حسب ذیل طور پر کیا ہے۔

(۱) قلیل مدتی امداد جو بیجوں، کھاد، کیمیاوی کھاد، کھیر، بے مار وائیں اور زرعی آلات کی ضروریات کی تکمیل کے لئے ہے اور جو فی ہیکٹر فی موسم ۲۵۰ روپے تک محدود ہے اور زیادہ سے زیادہ کاشت کے پہلے دو موسموں کے لئے ہے

(۲) ہل جلائی والے بیلوں کی فراہمی کے لئے یہ پانچ ایکڑ اراضی ایک ہیل کی شرح سے مجموعی لاگت زیادہ سے زیادہ ۳۰۰۰ روپے تک محدود ہے۔

(۳) جہاں کہیں ضرورت ہو زمین کو لائق کاشت بنانے کے لئے زیادہ سے زیادہ فی ایکڑ ۲۰۰ روپے۔

(۴) جہاں کہیں امکان موجود ہے کمیونٹی ہاؤسیوں کی کھدائی کے لئے۔

(۵) جہاں کہیں ممکن ہو پمپ ش کی خاطر برقی موٹروں کی فراہمی کے لئے۔

مرکزی حکومت نے مطلع کیا ہے کہ مزید امداد اسی صورت میں فراہم کی جائے گی جبکہ ریاستی حکومت بھی اتنی گنجائش موازنے میں فراہم کرے۔ چنانچہ جاریہ سال ۱۹۵۸ء کے لئے حکومت ہند نے ۹۲۰۰ روپیوں کی گنجائش فراہم کرتے ہوئے ریاستی حکومت سے اپنے

معاونت نے میں مساوی مقدار میں گنجائش کی فراہمی کے لئے کیل ہے۔ ریاستی بھٹ میں اس گنجائش کی فراہمی اور جاریہ سال ۱۹۷۹-۸۰ء کی مرکزی امداد کے حصول کے لئے کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔

امداد باہمی مشترکہ کاشتکاری انجمنیں

فاضل اراضیات پانیوالے غریب کاشتکاروں کو مالی امداد کی طمانیت فراہم کرنے کی غرض سے کاشتکاری کی امداد باہمی انجمنیں قائم کی گئی ہیں۔ یہ انجمنیں ایسے مقامات پر قائم کی گئی ہیں جہاں ملحقہ اراضیات کے بلاکس واقع ہیں تاکہ زمیندار کو بہتر نتائج اور ان پیراجتماعی کاشت کرنے میں سہولت ہو۔ اس قسم کی اب تک ۷۲۳ انجمنیں قائم کی جا چکی ہیں جن کے اراکین کی تعداد ۱۱۸۰۰۰ ہے اور جن کے تحت ۱۲ لاکھ ۳۰ ہیکٹیر اراضی ہے۔ اجتماعی کاشتکاری انجمنوں کے تحت جو اراضی ہے اس میں سے ۲۵ لاکھ ۵۰ ہیکٹیر رقبے کو بہتر بنا کر زیر کاشت لے آیا گیا ہے۔ ہر سوسائٹی کو اصل سرمایہ حصص کے طور پر طویل مدتی قرضوں اور انتظامی امداد کی شکل میں ۵۰۰ روپیہ کی امداد فراہم کی گئی۔ ریاست میں مختلف امداد باہمی کاشتکاری انجمنوں کو منصوبہ جاتی اسکیمات کے تحت ۲۵ لاکھ روپے اور چھ نکاتی فارمولے کے تحت ۲۱ لاکھ روپے فراہم کئے گئے۔

رہائشی ہاؤس رہائشی جگہیں اور مکانات

حکومت آندھرا پردیش نے کمزور طبقات کی فلاح کے لئے جو ترقی پسندانہ اقدامات کئے ہیں ان میں وہی غریبوں اور کمزوروں کے لئے سکونتی ہاؤس، رہائشی جگہوں اور مکانات کی فراہمی کے اقدام بھی شامل ہیں۔ اس سلسلے میں اتھارٹی اقدام ایک آرڈیننس کی ۱۹۷۵ء میں اجرائی تھی جس کے ذریعے بنے زمین کاشتکاروں، زرعی مزدوروں اور صنایعوں کو موافقات میں ان جگہوں کے مالکانہ حقوق عطا کئے گئے جو ان رہائشی مکانوں اور چھوٹیوں سے لگی ہوئی اور ملحقہ تھیں۔ اس آرڈیننس کی جگہ ۱۹۷۷ء میں آندھرا پردیش میں رہائشی ہاؤسوں کا قبضہ، عطاء حقوق ملکیت قانون وضع اور نافذ کیا گیا۔ اس قانون کی منظوری کے بعد سے رہائشی ہاؤسوں میں تقسیم ۱۸۸۳۲۲ غریبوں کو ۱۳۶۵ ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہاؤسوں کے مالکانہ حقوق عطا کئے گئے اور باقی ماندہ ۱۳۰۰۰ تقسیم کو مالکانہ حقوق عطا کرنے کے لئے ضروری کاریکاری عملیاتی میں لائی جا رہی ہے۔

درج فہرست اقوام درج فہرست قبائل اور معاشی طور پر کمزور دوسرے طبقات کے مستحق افراد کو رہائشی جگہوں کی بلا قیمت فراہمی ایک نظامی اقدام ہے جو حکومت آندھرا پردیش انجام دے رہی ہے۔ رہائشی جگہوں کو پانے کا حق، صرف ان اشخاص کو ہے جیسے کہ ماہانہ قسط ۲۰۰ روپیہ سے تہی ذرا نہیں کرتی ہے اور جو ۳۵۰۰ روپیہ سے زیادہ مالیت کی جائیداد نہیں رکھتے ہیں۔ یہ خاندان خشک علاقے میں ۵ سینیٹس اور تری علاقے میں ۳ سینیٹس رہائشی جگہ پانے کا مستحق ہے۔

غریبوں میں رہائشی اراضیات کی تقسیم کے کام میں تیزی پیدا کرنے کی غرض سے مرکزی

قانون حصول اراضی میں ترمیم رد و عمل لائی گئی اور کلکٹروں کو قانون کے دفعات ۴۱ اور ۶ کے تحت نوٹسوں کی منظوری اور اشاعت اور خانگی اراضیات کے حصول کے اختیارات دیئے گئے۔ چنانچہ ۱۵، ۲۶ کروڑ قیمت کی اراضیات جن کا رقبہ ۷۱، ۸۴، ۵۹۵ ایکڑ ہے حاصل کی جا کر ۱۵۹، ۶۱۵ بے گھر غریبوں میں رہائشی جگہوں کے طور پر تقسیم کی گئیں۔ رہائشی جگہوں کی فراہمی کے علاوہ حکومت نے درج فہرست اقوام، درج فہرست قبائل اور دوسرے کمزور طبقات کے لئے ایک لاکھ مکانات دیہی علاقوں میں اور مزید ۵۰۰۰ مکانات شہری علاقوں میں تعمیر کرنے کا پروگرام شروع کیا ہے۔

کمزور طبقات کے پروگراموں کیلئے انتظامی انتظامات

حکومت نے درج فہرست اقوام، درج فہرست قبائل اور سماج کے کمزور طبقات کے لئے صلاحی پروگراموں کو جو عظیم ترجیح دی ہے اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس سلسلے میں معقول انتظامی پیش رفت، ہدایت اور رہنمائی بہت سفہروری ہے۔ اس مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے صلاحی پروگراموں کی عمل آوری کے لئے حکومت نے ناظم دیہی ترقیات اور ناظم اکنہ برائے کمزور طبقات اور ناظم خصوصی روزگار پروگرامس پر مشتمل ایک انتظامی میسنری مقرر کی ہے اور ان عہدہ داروں کی سرگرمیوں میں ربط و ضبط کی برقراری کے لئے ایک کمشنر کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔

چھوٹے اور ماہر جینٹل کسان

چھوٹے اور ماہر جینٹل کسانوں کی تعداد ان کے ان کے قبضے میں موجود اراضی کے لحاظ سے

غیر متناسب طور پر بہت زیادہ ہے۔ جن زیادہ زرعی ٹیکنالوجی کے باعث غریب اہل مالدار کے درمیان ایک وسیع خلیج اور فاصلہ بھی پیدا ہو گیا ہے۔ ان وجوہ کے پیش نظر غریب کسانوں کے لئے قرضوں کی آسانی کے ساتھ فراہمی اور ضروری خدمات کی دستیابی کی ضرورت بڑی شدت کے ساتھ محسوس کی جانے لگی تاکہ یہ غریب کسان اپنی زمینوں پر مختلف اقسام کی فصلیں اگانے کے قابل ہو جائیں اور خود معاشی کسان بن جائیں۔

حکومت ہند نے ایک خصوصی پروگرام شروع کیا ہے جس کے تحت اس ریاست میں اب تک ۱۶ اضلاع کو اسمال فارمرز ڈیولپمنٹ ایجنسیوں کے احاطہ اتر میں لے آیا گیا ہے اور تقریباً ۱۴.۵ لاکھ غریب کسانوں کو ۶۲.۷۷ مل لاکھ روپے ادارہ جاتی قرض سے استفادہ کرنے کا موقع ملا ہے۔

حکومت نے ایسے چھوٹے کسانوں کو جو ۱.۵ ایکڑ خشکی زدہ زمین یا ۱.۶ ایکڑ تری زمین رکھتے ہیں محصول اراضی کی ادائیگی سے بھی مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

دیہی آب رسانی کی اسکیمات کے لئے ۷۹-۷۸ لاکھ روپے میں ۷۲ لاکھ روپے کی گنجائش فراہم کی گئی تھی۔ اس گنجائش کو ۸۰-۷۹ لاکھ روپے میں بڑھا کر ۷۲ لاکھ روپے کر دیا گیا ہے نیدر لینڈ کی حکومت کی جانب سے فراہم کردہ ادارہ سے ۱.۷۱ ملو اضاعت کو جو فلورائیڈ سے متاثر ہیں محفوظ پانی سربراہ کرنے کی بھی تجویز ہے۔

PRINTED AT INTEKHAB PRESS
J.N. ROAD, HYDERABAD A.P.
for Department of Information & Pudlic Relation
GOVT OF ANDHRA PRADESH HYDERABAD
